شیخ عبداللہ ہروی انصاریؒ کی حیات وخدمات کا خصوصی مطالعہ

ڈاکٹر حامد علی علیمی
ریسرچ اسکالر، گورنمنٹ کالج ناظم آباد، کراچی

Abstract

This is an evaluative study of the life and services of His Eminence Sheikh ul Islam Khwaja Abdullah Al-Ansari Al-Haravi. He was a renowned Islamic Scholar of his time, who served the Holy Cause of Islam for more than sixty years and contributed to the various branches of Knowledge very smartly by his books, which are in Arabic and Persian Languages. Especially he contributed to "Tasawwuf" (Spirituality) and thus was called "Sheikh ul Islam" in this domain.

Here the objective is to highlight some aspects of his blessed life and services, which guide the students of "Tasawwuf" to the true spirit and enable them to follow his foot steps.

Key Words: Tasawwuf, Sheikh Ul Islam, Highlights, Scholar, Persian, Arabic, Books

اس مقالہ میں ہم نے خواجہ عبداللہ انصاریؒ کی حیات وخدمات کا ایک مطالعہ پیش کیا ہے، جنہیں شیخ الاسلام کے عظیم لقب سے یاد کیا جاتا ہے، امام ذہبی (متوفیٰ ۷۴۸ھ) نے تذکرۃ الحفاظ، ج۳، ص۲۴۹۔۲۵۳، وسیر اعلام النبلاء ج۱۴، ص۳۶۔۴۴، میں، طبقات الحنابلۃ، حافظ ابوالحسین ابن ابی یعلی، (متوفیٰ ۵۲۶ھ)، نے طبقات الحنابلۃ ج۲، ص۲۴۷۔۲۴۸ میں، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی شافعی (متوفیٰ ۹۱۱ھ) نے طبقات الحفاظ، ج۱، ص۴۴۰۔۴۴۱، میں، نیز شیخ عبدالحی بن احمد عکری حنبلی، ابوالفلاح (متوفیٰ ۱۰۸۹ھ) نے شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، ج۵، ص۳۴۹ میں اور مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ نے نفحات الانس (نمبر۳۹۱) میں نیز دیگر نے آپ کے حالات کہیں مختصر اور کہیں مفصل ذکر کیے ہیں، ان کے بعد آنے والوں نے بھی انہی سے استفادہ کرتے ہوئے شیخ الاسلام کے بارے میں تحریر کیا ہے۔

نام ونسب

اِن کا نام عبداللہ، کنیت ابواسماعیل اور لقب 'شیخ الاسلام' ہے، آپ میزبانِ رسول ﷺ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ سلسلۂ نسب یوں ہے: عبداللہ بن ابوالمنصور محمد بن ابومعاذ علی بن محمد بن احمد بن علی بن جعفر بن منصور بن متّ بن

خالد ابوایوب انصاری ہروی رضی اللہ عنہم اجمعین ۔(۱)

ولادت

اِن کی ولادت ۲ رشعبان المعظم، ۳۵۹ھ بروز جمعہ غروب آفتاب کے وقت مقندز (۲) میں ہوئی (۳) خواجہ عبداللہ خود فرماتے ہیں کہ:

> ''میں ربیعی ہوں، بہار کے وقت پیدا ہوا ہوں، بہار کو دوست رکھتا ہوں، میں اُس وقت پیدا ہوا جب آفتاب برجِ ثور کے ۱۷درجہ پر تھا، اب جب آفتاب وہاں پہنچے تو میری سالگرہ کا دن ہوتا ہے اور وہ موسمِ بہار کا درمیانہ حصہ ہوتا ہے۔''(۴)

تعلیم وتربیت

جب خواجہ عبداللہ کی عمر چار سال ہوئی تو والدگرامی نے مکتب میں داخل کرایا اور ابتدائی تعلیم حاصل کی، پھر جب عمر نوسال ہوئی تو قاضی ابومنصور اور جاروذی سے علمِ حدیث سیکھنے لگے، پھر چودہ سال کی عمر میں وعظ کرنے لگے۔ اسی عرصہ آپ میں ذوقِ شعری پیدا ہوگیا اور آپ شعر کہنے لگے۔ آپ کے عربی اشعار کی تعداد چھ ہزار سے زائد ہے، جہاں تک اشعار یاد ہونے کا تعلق ہے، تو خود کہا کرتے کہ میں نے قیاس کیا کہ مجھے کس قدر شعر یاد ہوں گے، جو عرب کے اشعار میں سے ہوں، تو وہ ستر ہزار سے زائد نکلے۔ قاضی ابومنصور سے ازدی سے علوم فقہ کی تحصیل کی۔

سرعتِ تحریر کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صبح کے وقت جب وہ اپنے قاری صاحب کے پاس قرآن کریم پڑھنے جاتے تو وہاں سے واپس ہونے تک چھ ورق لکھ کر یاد کرلیا کرتے تھے، پھر جب درس سے فارح ہوتے تو دس بجے کے قریب ادیب کے پاس جاتے اور وہاں لکھائی کا کام انجادیتے۔(۵)

انہوں نے اپنے اساتذہ کی زیرِ نگرانی عربی زبان میں مہارت حاصل کی، علم حدیث، علمِ تاریخ اور علم الانساب میں کمال حاصل کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تفسیر، حسنِ سیرت اور تصوف میں اایک مقام حاصل کیا س(۶) دینی علوم کی تحصیل میں اُنہوں نے تکالیف کو برداشت کیا، ایک مرتبہ طلبِ حدیث کے سلسلہ میں نیشاپور گئے، واپسی میں طوفان اور موسلا دھار بارش نے آلیا، اُن کے بقول کہ ''میں رکوع کی حالت میں چلتا تھا، تاکہ حدیث کے جزیں جو شکم پر رکھی ہوئی تھیں، تر نہ ہوجائیں''۔(۷)

شخصیت

شیخ عبداللہؒ ایک مفسر، محدث، حافظ، اصولی، مؤرخ اور متکلم تھے۔ مخالفین کے لیے سخت اور حمایتِ سُنت کے لیے جبلِ استقامت تھے۔(۸) اُنہیں شیخ الاسلام کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا، اپنی تبحرِ علمی، فصاحت اور لیاقت کے سبب ہرات کے امام اہلسنت اور عجمیوں کے خطیب مانے جاتے تھے۔ بعض مسائل میں اشعری علماء پر سختی فرمایا کرتے، انہی پر عبدالرحمٰن بن مندہ سے آپ کا تحریری مناظرہ بھی ہوا تھا۔(۹)

عادات

شیخ عبداللہؒ جب کسی مجلس میں جایا کرتے تو لباسِ فاخرہ زیبِ تن کر کے مہنگی سواری پر جاتے، اس کی وجہ یوں بتاتے کہ میں ایسا دین کی سربلندی اور دشمنوں کو دین کی طرف راغب کرنے کے لیے کرتا ہوں، تاکہ جب وہ میری عزت افزائی اور زیب وزینت کو دیکھیں تو دین کی طرف راغب ہو جائیں۔ پھر گھر واپس آ کر خرقہ زیبِ تن کرتے اور صوفیہ کے ساتھ خانقاہ میں بیٹھتے اور اُن کے ساتھ کھاتے پیتے، یہاں تک کہ اُن میں اور اُن کے ساتھیوں میں کوئی فرق دکھائی نہ دیتا۔(۱۰) آپ اُمراء ورؤسا کی صحبت میں نہ جاتے اور نہ اُن کی کچھ پرواہ کیا کرتے تھے۔ باہیبت شخصیت کے مالک تھے۔

سماعِ حدیث

جلیل القدر محدثینِ کرام سے حدیث کا سماع کیا، جن میں ابومنصور محمد بن محمد ازدی، حافظ ابوالفضل محمد بن احمد جارودی ہروی، ابومنصور احمد بن ابوالعلاء، یحییٰ بن عمار سجستانی، محمد بن جبریل الماحی، حافظ احمد بن علی بن منجویہ، ابوسعید محمد بن موسیٰ صیرفی علی بن محمد بن طرازی، احمد بن محمد سلیطی، قاضی ابوبکر حیری، حافظ ابویعقوب قراب اور اصحابِ ابوالعباس اصم، عمر بن ابراہیم ہروی، علی بن ابی طالب، محمد بن محمد بن یوسف، حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن عمار بن یحییٰ واعظ، محمد بن عبداللہ شیرازی، احمد بن محمد بن وراق، م حمد بن علی بن حسین باشانی، منصور بن بن رامش، احمد بن احمد بن حمدین، حسین بن اسحاق صائغ، علی بن بشری لیثی اور محمد بن الفضل طاقی وغیرہ شامل ہیں۔(۱۱)

جامع ترمذی کی سماعت عبدالجبار بن محمد جراحی سے کی۔ اس کے علاوہ شیخ ابوزکریا یحییٰ بن عمار سجزی حنبلی سے علمِ تفسیر میں اکتسابِ فیض کیا۔(۱۲) ان کے بارے میں شیخ کہا کرتے کہ میں وعظ وتفسیر میں امام یحییٰ کا شاگرد ہوں، اگر میں ان کو نہ دیکھتا تو منہ نہیں کھول سکتا تھا، جب میں چودہ سال کا تھا تو خواجہ یحییٰ نے قہندزیان سے کہا: عبداللہ کو تم ناز سے رکھو، کہ اس سے امامت کی خوشبو آتی ہے۔(۱۳)

شیخ عبداللہؒ نے تین ہزار اساتذہ سے احادیث لکھی ہیں، جو تمام صحیح العقیدہ صاحبِ حدیث تھے۔ نیز آپ نے بہت سی عالی سندیں چھوڑ دیں اور اس لیے نہیں لکھیں کہ وہ لوگ اہلِ ہوا یا اہلِ کلام سے تھے، دلیل میں امام محمد بن سیرین کا یہ قول پیش کرتے: یہ علمِ اسناد، دین ہے، پس دیکھ لو کس سے اپنا دین لیتے ہو۔(۱۴)

شیخ عبداللہ کے تلامذہ

شیخ عبداللہ سے کثیر محدثین نے احادیث روایت کی ہیں، جن میں شیخ مؤتمن ساجی، حافظ ابن طاہر مقدسی، عبداللہ بن احمد سمرقندی، عبدالصبور بن عبدالسلام ہروی، عبدالملک کروجی، ابوالفتح محمد بن اسماعیل فامی، عبدالجلیل بن ابوسعد معدل، ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ سجزی، حنبل بن علی بخاری اور ابوالفتح نصر بن سیار وغیرہ شامل ہیں۔(۱۵)

شیخ عبداللہ انصاریؒ کا مذہب

انہوں نے اپنے مذہب کے بارے میں درجِ ذیل اشعار کہے ہیں

أنا حنبلي ما حييت فإن أمت　　　فوصيتي ذاكم إلى إخواني

إذ دینــه دیـنــی و دیـنـی دینــه　　　مــا کـنــت إمـعة لَـهُ دیـنــان (۱۶)

”میں حنبلی ہوں، جب تک زندہ ہوں، اگر مرجاؤں تو وصیت ہے کہ میرے ہم مشربوں میں لے جانا،
اس لیے کہ اُن (امام احمد بن حنبل) کا اور میرا دین ایک ہے میں کوئی طفیلی نہیں جس کے دو دین ہوں۔“

خراجِ عقیدت

اربابِ علم ودانش نے انہیں زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا ہے، حافظ ابن طاہر مقدسی کا بیان ہے کہ میں نے شیخ الاسلام کو ہرات میں یہ کہتے ہوئے سُنا کہ میری گردن پر پانچ مرتبہ تلوار رکھی گئی، مجھ سے یہ نہیں کہا جاتا تھا کہ اپنے دین سے منحرف ہوجاؤ بلکہ یہ کہا جاتا تھا کہ اپنے مخالفین کے حق میں خاموش رہو اور زبان نہ کھولو اور میں ہر مرتبہ یہی کہتا: میں خاموش نہیں رہوں گا۔ نیز یہ بھی فرماتے سُنا کہ مجھے بارہ ہزار احادیث یاد ہیں، اگر میں چاہوں تو ایک مجلس میں ان سب کو بیان کرسکتا ہوں۔ (۱۷)

امام ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ ”آپؒ سے خلقِ کثیر نے فیض پایا، آپؒ نے ایک مدت تک قرآن کریم کی تفسیر بیان کی۔۔حلول کے قائل لوگ ’منازل السائرین‘ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اُن کے نظریہ کے موافق اور فلسفی تصوف کی مشعر ہے۔۔ یہ بات کیوں کر ممکن ہوسکتی ہے حالانکہ آپؒ داعیِ سنت اور سلفِ صالحین سے ہیں۔“ (۱۸)

حافظ ابوالنصر فامی کہتے ہیں ”شیخ الاسلام کے من جملہ محاسن میں یہ بھی ہے کہ آپ بلا کسی خوف وخطر اور سلطان یا وزیر کی پرواہ کیے بغیر دین وسنت کی مدد ونصرت کیا کرتے تھے، حاسدین ہر وقت تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے بلکہ کئی بار مختلف طریقوں سے شہید کرنے کا ارادہ کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُن کے شر سے محفوظ کیا اور ان کے حربوں کو آپ کی رفعتِ شان کا ذریعہ بنایا۔ (۱۹)

امام سلفی کہتے ہیں: میں نے مؤتمن سے شیخ ابو اسماعیل انصاری کے بارے میں پوچھا، تو فرمایا: آپ وعظ ونصیحت اور تصوف میں اللہ تعالیٰ کی نشانی تھے، عربی لغت کے ماہر اور محدث تھے۔ میں نے اُن سے ’کتاب ذم الکلام‘ پڑھی ہے۔ مؤتمن مزید کہتے ہیں کہ آپ اُمراء وجابر لوگوں کے پاس بلاخوف وخطر جایا کرتے تھے، محدث کی بہت عزت افزائی کیا کرتے تھے۔ (۲۰)

حافظ ابن طاہر مقدسی کا بیان ہے میں نے اُنہیں یہ کہتے سُنا: اگر میں تفسیر پر گفتگو کروں تو ایک سو سے زائد تفاسیر کے حوالے سے گفتگو کرسکتا ہوں۔ امام سمعانی کہتے ہیں میں نے حافظ اسماعیل سے عبداللہ انصاری کے بارے میں پوچھا تو کہا: وہ امام اور حافظِ حدیث ہیں۔ (۲۱)

ابن طاہر مقدسی کا بیان ہے کہ میں نے ابو اسماعیل انصاری کو فرماتے سُنا: میرے نزدیک امام ابوعیسیٰ ترمذی کی کتاب، بخاری ومسلم سے زیادہ مفید ہے، میں نے پوچھا: کیوں؟ فرمایا: اُن سے استفادہ صرف علمِ حدیث میں کامل معرفت رکھنے والے ہی کرسکتے ہیں، جب کہ اس کتاب کے مؤلف نے احادیث کی ایسی شرح کی ہے، جس سے فقیہ اور محدث ہر ایک استفادہ کرسکتا ہے۔ (۲۲)

عبدالغافر بن اسماعیل کا بیان ہے کہ شیخ کو عربی لغت، حدیث، تواریخ اور انساب میں کامل حصہ ملا، جب کہ علمِ تفسیر، سیرت اور تصوف میں امام مانے جاتے ہیں۔ جب آپ عام مجالس میں اپنے مریدین اور پیروکاروں سے گفتگو فرماتے تو کبھی کبھار لوگ ہزاروں درہم، بہت سے کپڑے اور بہت سا زیور بطور نذرانہ پیش کرتے، آپ ان تمام چیزوں کو ناداروں اور نان بائیوں میں تقسیم کر دیا کرتے، کبھی اُمرا و اغنیا سے کچھ نہ لیتے، نہ اُن کے پاس جاتے اور نہ اُن کے شر و ایذا کی کچھ پرواہ کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ساٹھ سال تک بلا کسی مزاحمت کے معزز و مقبول رہے۔(۲۳)

ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری قادری اپنی کتاب 'قرآ نک فاؤنڈیشن' میں تزکیہ اور مسلم قیادت کے تحت لکھتے ہیں:

> "The history of Islam is studded with a host of other spiritual luminaries, commonly called Sufis, on whom the rigorous discipline of tazkiyah bestowed greatness in their achievements for the cause of humanity. Among them was Khwaja Mu'in al-Din of Sanjar (later of Ajmer) who, alone with his spiritual dynamism and without any army or political thrust, pitched the banner of Islam in the heart of an inimical and alien population, changing the course of history in the South-Asian sub-continent permanently. Among them was Shaykh al- Islam Abdullah al-Ansari of Herat who fought with his spiritual armour alone against the corruptions of the tyrants and brought them down to their knees with masculine grace".(۲۴)

ترجمہ: 'اسلامی تاریخ ایسی بہت سی جگمگاتی روحانی شخصیتوں سے بھری ہوئی ہے، جنہیں 'صوفیاء' کہا جاتا ہے، طالبانِ تزکیہ انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے انسانیت کی خدمت کرتے ہوئے بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ انہی صوفیاء میں خواجہ معین الدین سنجری اجمیریؒ ہیں، جنہوں نے تنِ تنہا اپنی روحانی طاقت وقوت سے بغیر کسی لشکر یا سیاسی حمایت، ایک اسلام دشمن اور اجنبی لوگوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت ڈالی، جس سے جنوبی ایشیا کی تاریخ ہمیشہ کے لیے بدل گئی۔ شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہرویؒ بھی انہی صوفیاء میں سے ہیں، جنہوں نے تنہا روحانی زربکتر کے ذریعے جابر حکمرانوں کی بداعمالیوں کا بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا اور انہیں حق کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔۔الخ'۔

کُتب وتصانیف

علماء نے شیک عبداللہ انساریؒ کی تصانیف میں درج ذیل کُتب کو شمار کیا ہے، جنہیں ہم زبان کے اعتبار سے درج کرتے ہیں:

عربی کُتب ورسائل

عربی میں ۱۔ الاربعین فی السنۃ، ۲۔ انوار التحقیق فی المواعظ، ۳۔ اُنس المردین وشمس المجالس، یہ نبی اللہ سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ کے بارے میں ہے، ۴۔ خلاصۃ فی شرح حدیث: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، ۵۔ ذَمُّ الْكَلَامِ وَأَهْلِهِ، ۵۔ شرح

التعرف لمذہب التصوف، ۶۔ 'سیرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہٗ۔ امام ذہبی لکھتے ہیں کہ یہ کتاب ایک جلد میں ہے، ہم نے اس کے بارے میں ابن القواس سے سُنا ہے، ۷۔ الاربعین فی التوحید، ۸۔ الفاروق فی الصفات، ۹۔ الفصول فی الاصول، ۱۰۔ علل المقامات، ۱۱۔ قصیدۃ فی السنۃ: یعنی: سُنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قصیدہ، امام ذہبی لکھتے ہیں کہ ہم نے یہ قصیدہ سُنا ہے، جو مجموعی طور پر بہت عمدہ ہے، ۱۲۔ منازل السائرین الی الحق المبین اور ۱۳۔ کنز السالکین (یہ اکثر مناظرات پر مشتمل ہے) وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ (۲۵)

فارسی میں کُتب ورسائل

فارسی میں زادالعارفین اور کتاب اسرار مشہور کُتب ہیں، جبکہ فارسی رسائل میں: ۱۔ آفرینش آدم، ۲۔ رسالہ دل وجان، ۳۔ رسالہ محبت نامہ، ۴۔ رسالہ واردات، ۵۔ رسالہ الٰہی نامہ، ۶۔ صد میدان، ۷۔ قلندر نامہ، ۸۔ مواعظ، ۹۔ مناجات نامہ، ۱۰۔ ہفت حصار وغیرہ لازوال کُتب ہیں۔ (۲۶) انہی میں ۱۱۔ 'طبقات الصوفیہ' بڑی شہرت کی حامل ہے، یہ خراسان کے مشہور ومعروف عالم ابو عبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نیشاپوری کی عربی تالیف طبقات الصوفیۃ کا ترجمہ ہے۔ شیخ الاسلام نے اس کے مقامات کی توضیح کے ساتھ متصوفانہ اسرار ورموز کا اضافہ فرمایا ہے۔ مولانا جامی نے اپنی 'کتاب نفحات الانس' کی اساس اسی کتاب کے مندرجات پر رکھی ہے۔ (۲۷)

انتقال

آپ کا انتقال اَسّی سال سے زائد عمر میں ۴۸۱ھ ہرات میں ہوا۔ ان کا مزارِ آج بھی قائم اور لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ (۲۸)

شیخ عبداللہ انصاریؒ کی اولاد

تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت ابومنصورؒ، امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جہاد کے لیے خراسان تشریف لائے تھے اور ہرات میں قیام فرمایا، پھر یہیں رہنے لگے اور ہرات میں ہی واصل بحق ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ عبداللہ انصاریؒ بھی ہرات میں رہا کرتے تھے۔ ان کے پرپوتے خواجہ جلال الدین بن سلیم بن اسماعیل بن عبداللہ انصاریؒ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے ہندوستان آئے۔ یہاں آکر سرسل نامی گاؤں میں قیام کیا۔ کچھ دنوں بعد ایک مسجد اور خانقاہ تعمیر کروائی اور فروغِ علمِ دین میں مصروف ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آپ کی اولادیں ہندوستان کے مختلف شہروں میں آباد ہوئیں اور خدمتِ دین میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ علماءِ فرنگی محل کا تعلق بھی اسی خانوادہ علمیہ سے ہے، جس کی خدمات آفتاب نیم روز کی طرح ہیں۔ تفصیل مرآۃ الانساب مؤلفہ ضیاء الدین احمد اور تذکرہ علماءِ فرنگی محل مؤلفہ محمد عنایت اللہ انصاری وغیرہ میں مسطور ہے۔ (۲۹)

کچھ 'منازل السائرین' کے بارے میں

اس کا پورا نام 'منازل السائرین إلی الحق المبین' ہے۔ اس کا موضوع 'سلوک کے احوال' ہے۔ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ رحمۃ

اللہ علیہ فرماتے ہیں: راہِ سلوک کے یہ تمام مقامات تین درجوں میں شامل ہیں: ۱۔ سالک کا سیر شروع کرنا، ۲۔ غُربت میں جانا اور ۳۔ عینِ توحید کی جانب لے جانے والے مشاہدے کا حصول۔

سببِ تالیف

شیخ انصاریؒ سے ہرات (افغانستان) کے کچھ لوگوں نے سالکینِ راہ کی منازل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استخارہ کرنے کے بعد جواب میں یہ کتاب تحریر فرمائی جو ابواب وفصول پر مشتمل ہے۔ اس میں سو(۱۰۰) مقامات کو دس اقسام میں ذکر کیا، جن میں سے ہر مقام 'دس مقامات' پر مشتمل ہے۔ (۳۰)

ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری قادریؒ نے اس کتاب کی تحریر کا ایک سبب یہ بھی بتایا کہ حضرت شیخ الاسلامؒ کے بعض معاصرین نے تصوف کا انکار کیا اور صوفیاء سے اس کی اصل قرآن سے مانگی، چنانچہ شیخ عبداللہ انصاریؒ نے اس کے جواب میں یہ کتاب محض چند دنوں میں تحریر فرمائی، جس میں منازلِ صوفیاء کو قرآن کی آیات سے نہایت احسن طریقے سے بیان کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جب انکار کرنے والوں نے اس کتاب کو دیکھا تو قائل ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور ان میں سے بعض نے اس کی شرح بھی لکھی۔ (۳۱)

منازل السائرین کی شروحات

اس کتاب کی تصنیف کے بعد مختلف ادوار میں اہلِ علم ودانش نے اس کی شروحات لکھنے کا اہتمام کیا، ہم یہاں چند شروحات کو باعتبار تاریخ ذکر کرتے ہیں:

۱۔ شیخ امام سلیمان بن علی بن عبداللہ تلمسانی صوفی (متوفی ۶۹۰ھ) نے شیخ ناصر الدین ابوبکر بن فلیح کے حکم پر اس کی شرح لکھی۔

۲۔ شیخ عماد الدین احمد بن ابراہیم واسطی حنبلی بغدادی (متوفی ۷۱۱ھ) نے اس کی شرح لکھی۔

۳۔ شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی (متوفی ۷۳۰ھ) نے شیخ غیاث الدین محمد بن رشید الدین محمد بن محمد بن طاہر الوزیر کے لیے اس کی ایک شرح لکھی، اسی میں یہ بھی لکھا کہ یہ کتاب منازل السائرین اس موضوع پر لکھی جانے والی کُتب میں سب پر فائق ہے۔

۴۔ شیخ محمود بن محمد طالبی قرشی شافعی درکزینی (متوفی ۷۴۳ھ) نے بھی شرح لکھی اور اس کا نام 'تنزیل المسافرین' رکھا۔

۵۔ شیخ ابوطاہر محمد بن احمد قیسی (متوفی ۷۴۷ھ) نے اس کتاب پر مفید حواشی لکھے۔

۶۔ شیخ شرف الدین داود بن محمود قیصری رومی حنفی صوفی (متوفیٰ ۷۵۱ھ) نے بھی اس کی ایک شرح لکھی۔ (۳۲)

۷۔ شیخ محمد بن ابی بکر معروف بہ 'ابن قیم جوزی' (متوفیٰ ۷۵۱ھ) نے بھی اس کی ایک مبسوط شرح لکھی، جس کا نام 'مدارج السالکین' رکھا۔

۸۔ شیخ صائن الدین علی بن داود بن سلیمان فارسی اصبہانی (متوفیٰ ۸۳۷ھ) نے 'مرآۃ الناظرین شرح منازل السائرین' لکھی۔ (۳۳)

۹۔ اسی طرح شیخ شمس الدین محمد تبادکانی طوسی (متوفی ۸۹۱ھ) نے اس کی ایک شرح لکھی، جس میں عربی زبان کے ساتھ ساتھ فارسی کا امتزاج بھی ہے، اس شرح کا نام: 'تسنیم المقربین فی شرح منازل السائرین' ہے۔

۱۰۔ شیخ امام عبدالغنی بن عبدالجلیل عارف باللہ تلمسانی حنفی نے بھی ایک شرح لکھی ہے۔(۳۴)

۱۱۔ شیخ سدید الدین ابومحمد عبدالمعطی بن محمد لخمی اسکندری نے اس کی شرح لکھی جس کا نام 'الاعلام بشرح فوائد کلام شیخ الاسلام' رکھا۔(۳۵)

۱۲۔ شیخ مؤمن الجزائری نے اس کی شرح بنام 'مقامات العارفین فی شرح منازل السائرین' لکھی۔(۳۶)

راہِ سلوک کے تین درجات

شیخ الاسلامؒ کا قول ہے:

وَجَمِيع هَذِه المقامات تجمعها رتب ثَلَاث: الرُّتبَة الأولى أَخذ القاصد فِي السّير، الرُّتبَة الثَّانِيَة دُخُوله فِي الغربة، الرُّتبَة الثَّالِثَة حُصُوله على الْمُشَاهدَة الجاذبة إِلَى عين التَّوْحِيد فِي طَرِيق الفناء

''یہ تمام مقامات تین درجوں میں شامل ہیں: ۱۔ سالک کا سیر شروع کرنا، ۲۔ تنہائی میں جانا اور ۳۔ عینِ توحید کی جانب لے جانے والے مشاہدے کا حصول۔''

پھر ان تینوں درجات کے ثبوت میں اپنی سند سے احادیث ذکر کیں، ہم ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک روایت پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ سالک کا سیر شروع کرنا

اس کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی سند سے ایک روایت بیان کرتے ہیں:

عَن أبي هُرَيْرَة رَضِي الله عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم سِيرُوا سبق المفردون قَالُوا يَا رَسُول الله وَمَا المفردون قَالَ: المهتزون الَّذين يهتزون فِي ذكر الله عز وَجل يضع الذّكر عَنْهُم أثقالهم فَيَأْتُونَ يَوْم الْقِيَامَة خفافا. وَهَذَا حَدِيث حسن.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'سیر کرو، مفردون سبقت لے گئے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ مفردون کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ہلنے والے، جو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے ہلتے ہیں، یہ ہلنا ان کا بوجھ ہٹا دیتا ہے پس یہ لوگ قیامت کے دن ہلکے ہو کر آئیں گے'۔ یہ حدیث حسن ہے۔''

۲۔ غُربت میں جانا

اس کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی سند سے ایک روایت ذکر کرتے ہیں کہ

عَن عَلیّ رَضِی الله عَنهُ عَن رَسُول الله صلی الله عَلَیہِ وَسلم صلی الله عَلَیہِ وَسلم قَالَ طلب الُحق غربَة

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'حق کی تلاش، غُربت ہے'۔

۳۔عینِ توحید کی جانب لے جانے والے مشاہدہ کا حصول

اس کی وضاحت میں ایک مشہور حدیث، حدیثِ جبریل اپنی سند سے ذکر کرتے ہیں: **عَن عمر بن الُخطاب فِی حَدِیث سُؤال جِبرَائِیل رَسُول الله صلی الله عَلَیہِ وَسلم قَالَ: مَا الُاِحُسَان؟ قَالَ: أَن تعبد الله کَأَنَّک تَرَاہُ فَإِن لم تکن تَرَاہُ فَإِنَّہُ یراک. (۳۷)**

> ''امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس میں یہ بھی تھا کہ جبرائیل امین نے عرض کی: احسان کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بندگی اس طرح کرو کہ گویا اُسے دیکھ رہے ہو، اگر تم یہ نہ کر سکو تو یہ جان کہ بے شک وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے، جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔''

حوالہ جات وحواشی

۱۔ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبعہ اولیٰ ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، ج ۳، ص ۲۴۹۔ وشمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ، سیر اعلام النبلاء، دار الحدیث، قاہرہ، طبعہ اولیٰ ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، ج ۱۴، ص ۳۶۔ وامام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی شافعی متوفی ۹۱۱ھ، طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبعہ اولیٰ ۱۴۰۳ھ، ج ۱، ص ۴۴۰

۲۔ بعض کُتب میں قہندر (یعنی: قندھار) مرقوم ہے، یہ کہن اور دژ کا مرکب ہے، اس سے مراد ہرات کا حصارِ قدیم ہے، یہ حضرت خواجہ عبداللہ انصاری کا مولد اور یہیں آپ کے آباء واجداد کے مزارات ہیں، ابو اسماعیل عبد اللہ انصاری ہروی، صد میدان، مترجم حافظ محمد افضل فقیر، تصوف فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، ص ۱

۳۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی، نفحات الانس، مترجم: حافظ سید احمد علی شاہ چشتی، شبیر برادرز لاہور، بار اول، دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۳۶۶، وتذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۴۹۔ وسیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۳۶۔ طبقات الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبعہ اولیٰ ۱۴۰۳ھ، ج ۱، ص ۴۴۰

۴۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی، نفحات الانس، مترجم: حافظ سید احمد علی شاہ چشتی، شبیر برادرز لاہور، بار اول، دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۳۶۶۔ ۵۔ نفحات الانس، ص ۳۶۸

۶۔ ابوالحسین ابن ابی یعلی، محمد بن محمد (متوفی ۵۲۶ھ)، تحقیق محمد حامد الفقی، مطبع دار المعرفۃ، بیروت سن، طبقات الحنابلۃ، ج ۲، ص ۲۴۷۔ ۲۴۸

۷۔ نفحات الانس، ص ۳۶۹، وصد میدان، ص ۲

۸۔ عبدالحی بن احمد عکری حنبلی، ابوالفلاح (متوفی ۱۰۸۹ھ)، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، تحقیق محمود ارناؤوط، مطبع دار ابن کثیر، دمشق بیروت، طبعہ اولیٰ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، ج ۵، ص ۳۴۹ ۹۔ طبقات الحنابلۃ، ج ۲، ص ۲۴۷ ۱۰۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۵۲

۱۱۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۴۹، وسیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۳۶۔ ۳۷ ۱۲۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۴۹ ۱۳۔ نفحات الانس، ص ۳۶۹

۱۴۔ نفحات الانس، ص ۳۶۹ ۱۵۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۵۰، وسیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۳۷ ۱۶۔ طبقات الحنابلہ، ج ۲، ۲۴۸

۱۷۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۴۹ ۱۸۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۲۴۹ ۱۹۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۳۶

۲۰۔سیر اعلام النبلاء، ج۱۴،ص۷ـ۳۷۔وتذکرۃ الحفاظ، ج۳،ص۲۵۰ ۲۱۔تذکرۃ الحفاظ، ج۳،ص۲۵۲

۲۲۔تذکرۃ الحفاظ، ج۳،ص۲۵۲ ۲۳۔تذکرۃ الحفاظ، ج۳،ص۲۵۲

۲۴۔ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری،'Quranic Foundation and the Structure of Muslim Society'، ورلڈفیڈریشن آف اسلامک مشنز کراچی، ج۲،ص۴۶۵ـ۴۶۶ ۲۵۔ ہدیۃ العارفین، ج۱،ص۴۵۲ـ۴۵۳، وتذکرۃ الحفاظ، ج۳،ص۲۴۹، وصد میدان، ص۶

۲۶۔سلطان حسین تابندہ گنابادی، شرح حال خواجہ عبداللہ انصاری،ص۱۲ـ۱۳، وصد میدان، ص۶ ۲۷۔صد میدان، ص۶

۲۸۔طبقات الحفاظ، ج۱،ص۴۴۰

۲۹۔ضیاء الدین احمد مولانا، مرآۃ الانساب، مطبع رحیمی ترپولیہ رجیپور (انڈیا) ۱۹۱۷ء،ص۱۲۳ـ۱۲۴۔محمد عنایت اللہ انصاری، تذکرہ علماءِ فرنگی محل، اشاعۃ العلوم فرنگی محل لکھنؤ،ص۷ـ۸ ۳۰۔منازل السائرین، دارالکتب العلمیہ بیروت،۱۹۸۸ء،ص۷ـ۹

۳۱۔حامد علی علیمی، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری القادری (حیات وخدمات)، ادارہ تحقیق ونشریاتِ اسلامی، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشنز کراچی، طبع ثانی فروری ۲۰۱۵ء،ص۴۰ـ۴۱

۳۲۔سماعیل بن محمد امین باشا بابانی متوفیٰ ۱۳۳۹ھ، ہدیۃ العارفین اسماء المؤلفین وآثار المصنفین، دار احیاء التراث العربی بیروت،سن، ج۱،ص۳۶۱

۳۳۔اسماعیل بن محمد امین باشا بابانی متوفیٰ ۱۳۳۹ھ، ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون، دار احیاء التراث العربی بیروت،سن، ج۴،ص۴۶۲

۳۴۔مصطفیٰ بن عبداللہ کاتب چلپی، معروف بہ حاجی خلیفہ، متوفیٰ ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون عن سامی الکتب والفنون، دارالکتب العلمیہ بیروت،۱۹۴۱ء، ج۲، ص۱۸۲۸۔وہدیۃ العارفین، ج۱،ص۴۰۰، وص۵۰۹

۳۵۔ایضاح المکنون، ج۳،ص۱۰۲

۳۶۔ایضاح المکنون، ج۴،ص۳۷۵۳۶۔منازل السائرین، دارالکتب العلمیہ بیروت،۱۹۸۸ء،ص۷ـ۹